وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ

مسلمانوں کا سیاسی استحصال
اور
ہماری ذمہ داری

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

مسلمانوں کا سیاسی استحصال اور ہماری ذمّہ داری

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مسلمانوں کا سیاسی استحصال اور ہماری ذمّہ داری

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

دینِ اسلام میں سیاست کی اہمیت

برادرانِ اسلام! دینِ اسلام میں سیاست کو بڑی اہمیت حاصل ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے مذہبی وسیاسی اُمور کو بیک وقت نہ صرف عملی طور پر انجام دیا، بلکہ کامیابی وکامرانی کی وہ تاریخ رقم کی کہ دُنیا تا صبحِ قیامت ویسی نظیر پیش کرنے سے قاصر رہے گی! رسولِ کریم ﷺ نے بحیثیت سربراہِ مملکت، ریاستِ مدینہ کی باگ ڈور سنبھالی، غزوات میں شرکت کی، دوسرے ملکوں سے سفارتی تعلقات قائم کیے، اپنی ریاست کے شہریوں کو ہر ممکنہ سہولیات فراہم کیں، ان کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا، قانون کی حکمرانی قائم کی، مختلف قبائل اور غیر مسلموں کے ساتھ سیاسی معاہدے کیے، اور ریاست کا نظام بہترین انداز میں چلایا۔ اسی طرح سرورِ عالم ﷺ کے بعد آپ کے تربیت یافتہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی، مذہبی مُعاملات کے ساتھ ساتھ اسلامی سلطنت کی

حکمرانی کا فریضہ، اس خوبی سے انجام دیا کہ قیصر وکسریٰ جیسی سپر پاوَرز (Super Powers) کو بھی اپنے قدموں تلے روند کر رکھ دیا، صرف یہی نہیں بلکہ محدود مالی وسائل اور مختصر فوجی طاقت کے باوُجود، اسلامی دائرۂ سلطنت کو لاکھوں مربع میل تک پھیلاتے ہوئے عدل وانصاف، اور حقوق العباد کے ایسے شاندار قوانین وضع کیے جس کی مثال کسی دوسرے مذہب یا تہذیب میں نہیں ملتی۔

دینِ اسلام کا سیاست سے تعلق

عزیزانِ محترم! اسلام کا سیاست سے کتنا گہرا تعلّق ہے، اور دینِ اسلام میں اس کی کیا اہمیت وضرورت ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ کارِ سیاست حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فرائضِ منصبی میں داخل تھا، اور یہ حضرات لوگوں کی مذہبی رہنمائی کے ساتھ ساتھ ان کی سیاسی قیادت بھی فرمایا کرتے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ»[1] "بنی اسرائیل کا سیاسی انتظام انبیائے کرام کرتے تھے"۔ لہذا یہ اَمر واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دینِ اسلام کے نفاذ کا اہم ذریعہ سیاست ہے۔ اگر آپ اسلام کو سیاست سے الگ کر دیں گے تو اسے سیکولرازم (Secularism) کہا جائے گا، نہ کہ اسلام!۔ ؏

جلالِ پادشاہی ہو کہ جُمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی![2]

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب أحاديث الأنبياء، ر: ٣٤٥٥، صـ٥٨٢.
(۲) "کلیاتِ اقبال" "بالِ جبریل، حصّہ دُوم ۲، زِمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی، صـ۳۷۳۔

سیکولرازم کی حامی سیاسی جماعتوں کا منفی کردار

حضراتِ گرامی قدر! سیکولرِازم کا فروغ ایک ایسی عالمی سازش ہے جس کے تحت پہلے یورپ (Europe) نے کلیسا (Church) کو سیاست سے الگ اور بے دخل کیا، اور اب دنیا بھر کے مسلمان، اور بالخصوص مذہبی سیاسی جماعتیں ان کا خاص ہَدف (Target) ہیں، جنہیں مختلف سازشوں اور حیلے بہانوں سے میدانِ سیاست سے دُور رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے، پاکستان سمیت دنیا بھر کی تمام سیکولر سیاسی جماعتیں، مذہبی سیاسی جماعتوں کے خلاف بھرپور منفی پروپیگنڈہ کرتی اور لوگوں کو یہ کہہ کر وَرغلاتی ہیں کہ "اگر مذہبی خیالات کے حامل نظریاتی مسلمان، یا مولوی طبقہ حکومت میں آگیا تو وہ تم پر ظلم کریں گے، مخالف مسالک کا قتلِ عام کریں گے، ترقی روک دیں گے، پتھروں کے دور میں پہنچادیں گے، شرعی حُدود اور قصاص جاری کریں گے، اور جبری طور پر تمہارا مذہب تبدیل کرائیں گے" ...وغیرہ وغیرہ۔

سیکولر قوّتوں کے اسلام مخالف پروپیگنڈہ کی حقیقت

میرے محترم بھائیو! اسلامی اَحکام کا نفاذ مسلمان حاکمِ وقت کی ذمہ داری ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾[1] "وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں، تو وہ نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں!"۔

اور جہاں تک زِنا بدکاری، شراب نوشی، سُود خوری اور قتل وغارتگری جیسی مُعاشرتی واَخلاقی برائیوں اور جرائم کا مُعاملہ ہے، تو ہر ذی شُعور خوب جانتا ہے کہ کسی بھی

---

(۱) پ ۱۷، الحجّ: ٤١.

مُعاشرے کے امن وسکون کوبحال رکھنے، اوراسے جرائم سے پاک رکھنے کے لیے دنیا کے ہرملک اور مذہب میں کچھ نہ کچھ سزائیں ضرور مقرّر ہیں، توپھر یہ منفی پروپیگنڈہ دینِ اسلام اور مسلمانوں ہی کے خلاف کیوں ؟! اور جہاں تک جبری طَور پر تبدیلیٔ مذہب اور دیگر مسالک کے ساتھ معاملات کی بات ہے تو یہ اِلزام سراسر بے بنیاد ہے، اس میں صداقت نام کی کوئی چیز نہیں !۔

اگر اس اِلزام میں ذرّہ برابر بھی صداقت ہوتی، تو اسپین (Spain) اور ہندوستان (India) پر مسلمانوں کے اقتدار کا سورج غروب نہ ہوتا، مسلمانوں نے یہاں صدیوں تک حکومت کی، اس کے باوُجود جب یہاں سے ان کے اقتدار کا سورج غروب ہوا تب مسلمان اقلیت میں تھے، انہوں نے کبھی اپنے وزیروں، مشیروں اور عوام کو اپنا مذہب یا مسلک تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کیا، اگر مسلمانوں نے جَبری تبدیلیٔ مذہب و مسلک کی حکمتِ عملی (Policy) اپنائی ہوتی، تو شاید اسپین اور ہندوستان میں آج بھی مسلمان ہی حکمرانی کر رہے ہوتے اور مسلمانوں میں کوئی ایک مسلک ہی باقی بچتا!۔

بحیثیت قومِ مسلم سیاست سے کنارہ کشی کا نقصان

عزیزانِ مَن! بحیثیت قوم ہم مسلمانوں کو یہ بات سمجھنے کی اشد ضرورت ہے، کہ دنیا بھر میں لادِینیت (Secularism) کی حامی دجّالی قوّتیں مسلمانوں کا سیاسی استحصال کر رہی ہیں، وہ لوگ یہ نہیں چاہتے کہ مسلمان دنیا کے کسی بھی کونے میں قانون سازی کے عمل کا حصّہ ہوں، انہیں ہماری نماز، روزہ، حج، زکاۃ اور تصوُّف وتبلیغ جیسے دیگر نیک اعمال سے کوئی خاص پریشانی نہیں، بلکہ وہ تو چاہتے ہیں کہ مسلمان خود کو صرف عبادت،

رِیاضت، مُراقبہ اور چِلّہ کشی تک محدود کرلیں؛ تاکہ ان میں سے کوئی بھی اٹھ کر مسلمانوں میں سیاسی شُعور بیدار نہ کر سکے، انہیں خوابِ غفلت سے کہیں جگا نہ دے!۔

یہ اَمر واضح ہے کہ جب مسلمان خود کو صرف درباروں، خانقاہوں اور محراب و منبر تک محدود کرلیں گے، تو ان میں سے کوئی اٹھ کر نہ تو نظامِ مصطفیٰ نافذ کرنے کی بات کرے گا، اور نہ کوئی حضورِ اکرم ﷺ کے دین کو تخت پر لانے کے لیے میدان عمل میں اُترے گا، نہ کوئی اسلامی تشخص کی بات کرے گا، نہ ہی کوئی مسلمان ممالک کے اتحاد کے لیے دعوتِ فکر دے گا، صہیونی اور استعماری قوّتیں یہی چاہتی ہیں کہ آپ دینِ اسلام کی تعلیمات کو صرف اپنی ذات تک محدود رکھیں، اور اسے مُعاشرے پر نافذ کرنے کی کوشش نہ کریں؛ تاکہ دنیا بھر کے مسلمان قانون سازی کے عمل سے باہر ہو جائیں، اور عملی طَور پر اس قابل نہ رہیں کہ وہ نئے عالمی نظام (New World Order) کو چیلنج کر سکیں، یا اس کے متوازی کوئی دوسرا نظام لا سکیں!!۔

مسلمانوں کا سیاسی استحصال اور ہندوستان

حضراتِ ذی وقار! آج دنیا بھر میں مسلمانوں کا سیاسی استحصال ہورہا ہے، ان پر ظلم وستم کی انتہاء کی جارہی ہے، ان کا کوئی پُرسانِ حال نہیں، کشمیر ہو یا فلسطین، عراق ہو یا شام، ان کے حق میں کوئی مؤثِر آواز بلند کرنے والا نہیں، اگر ہم اپنے ہمسایہ ملک ہندوستان (India) کی بات کریں، تو مسلمان وہاں کی کُل آبادی کا ۳۰ فیصد سے زائد ہیں، جن کی تعداد پاکستان کی کل آبادی سے زیادہ ہے، اس کے باوُجود فوج (Army)، پولیس (Police)، ریلوے (Railway) اور دیگر تمام سرکاری محکموں میں مسلمانوں کی تعداد ۲ فیصد بھی نہیں، ہندوستانی ایوان (Indian Parliament) کی بات کی جائے، تو وہاں مسلمانوں کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے، اور مسلمانوں کے

نمائندوں کے طَور پر جو لوگ ہندوستانی ایوان میں براجمان ہیں، ان کی اکثریت لادینی سوچ (Secular Thinking) کی حامی ہے، انہیں مسلمانوں سے زیادہ اپنی سیاسی جماعت (Political Party) کے مفادات عزیز ہیں۔

ہندوستان کی سب سے قدیم سیاسی پارٹی "کانگریس" (Congress) ہے، مسلمان ہمیشہ اپنے ووٹوں سے اس پارٹی کے امیدواروں کو کامیاب کراتے آئے، لیکن اس کے باوُجود مسلمانوں کے حالات میں سُدھار پیدا نہ ہوا، ہندوستانی مسلمان پستی اور زبوں حالی کا شکار رہے، مسلمانوں کے ووٹ بینک (Vote Bank) سے منتخب ہو کر انہی کا سیاسی استحصال کیا جاتا رہا، فسادات کی آڑ میں ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے، انہیں جیلوں میں بند کر کے ان پر جھوٹے مقدّمات بنائے گئے، "کانگریس" کے دَورِ حکومت میں ہی مسلمانوں کی ایک تاریخی عبادت گاہ "بابری مسجد" بھی شہید کی گئی، رہی سہی کسر انتہا پسند ہندو تنظیم "بھارتیہ جنتا پارٹی" (B. J. P) نے پوری کر دی، اس پارٹی کے دہشتگردوں (Terrorists) نے مسلمانوں کا جینا دُوبھر کر رکھا ہے، بی۔ جے۔ پی کے کارندوں نے مسلمانوں کو زندہ جلایا، مسلم خواتین کی عصمت دری کی، ان کے گھروں کو نذرِ آتش کیا، انہیں مذہبی رُسومات کی ادائیگی سے روکا، اور انہیں ہندو مذہب قبول کرنے پر مجبور کیا جاتا رہا، لیکن دنیا کی سب سے بڑی لادینی جمہوریت (Secular Democracy) کے دعویدار، اس ملک ہندوستان میں مسلمانوں کے حق میں خاطر خواہ آواز بلند نہ ہو سکی، اور جس نے قدرے جرأت سے کام لیتے ہوئے انفرادی طَور پر ایسا کرنے کی کوشش کی، اسے جان سے مارنے کی دھمکیاں دی جاتی رہیں، یا پھر پاکستان چلے جانے کے مشورے دیے گئے، انٹرنیٹ (Internet) اور سماجی رابطہ (Social Media) پر ایسے سینکڑوں

ویڈیو کلپس (Video Clips) موجود ہیں، جنہیں دیکھ کر ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی استحصال اور ان پر ہونے والے ظلم وستم کا خوب اندازہ لگایا جاسکتا ہے! دَلِت (ذات پات کے اعتبار سے نچلے درجے کی) قوم ترقی کرکے ہندوستانی ایوان (Indian Parliament) میں پہنچنے اور اپنا وزیرِ اعلیٰ بنانے میں کامیاب ہوگئی، لیکن ۴۰ کروڑ آبادی پر مشتمل ہندوستانی مسلمان آج بھی وہیں کے وہیں کھڑے ہیں۔

کشمیری مسلمانوں کا اَخلاقی اور سیاسی استحصال

حضراتِ گرامی قدر! سیاسی استحصال کے حوالے سے اگر کشمیر کی بات کریں، تو بھارتی حکومت اسے اپنا اٹوٹ انگ (لازمی حصّہ) قرار دیتے نہیں تھکتی، لیکن عملی طَور پر حال یہ ہے کہ کشمیری مسلمانوں کو ان کے حقوق دینے سے انکاری ہے، آئے روز بے گناہ کشمیری مسلمانوں کو شہید کیا جارہا ہے، مسلمان دوشیزاؤں کی آبرُوریزی کی جارہی ہے، ناکردہ جرائم کی سزا میں ہزاروں کشمیری نوجوان سالہاسال سے بھارتی جیلوں میں قید ہیں، ان کا کوئی پُرسانِ حال نہیں۔ کشمیر کے حقیقی نمائندوں کو انتخابات (Election) سے دُور رکھا جاتا ہے، انتخابات کے نام پر ڈھونگ رَچا کر اَقوامِ عالَم کو بے وقوف بنایا جارہا ہے، پھر کٹھ پتلی حکومتیں قائم کر کے مسلمانوں کا سیاسی استحصال کیا جارہا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور صحافی حضرات کو مقبوضہ کشمیر میں داخل ہونے، اور خبر رسانی (Reporting) کی اجازت نہیں۔ ۷۰ سالوں سے اقوامِ متحدہ (United Nations) کی قراردادوں پر عمل درآمد نہیں کیا جارہا، اقوامِ عالَم مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں؛ کیونکہ یہاں ظلم وستم اور سیاسی استحصال کا شکار ہونے والا کوئی یہودی، عیسائی یا ہندو نہیں بلکہ مسلمان قوم ہے!۔

مسلمانوں کا سیاسی استحصال اور اَقوامِ متحدہ

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مسلمانوں کے سیاسی استحصال کے حوالے سے اگر اَقوامِ متحدہ کی بات کریں، تو اس میں فیصلوں کا بظاہر اختیار سلامتی کونسل (Security Council) کے پاس ہے، لیکن اصل اقتدار (Authority) اُن پانچ ۵ ممالک کے پاس ہے جو ویٹو پاوَر (Veto Power) رکھتے ہیں، حقِ امتناع کے حامل یہ ممالک دَجّالی مہم پر کاربند رہتے ہوئے، ساری دنیا کا نظام اپنی مرضی سے چلانا چاہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ مسلم ممالک ۵۰ سے زائد ہونے کے باوُجود، کوئی ایک بھی اسلامی ملک اس نظام (System) کا حصہ نہیں، اور نہ ہی مسلمانوں کے او۔آئی۔سی (O. I. C) جیسے اجتماعی فورم (Collective Forum) کی وہاں تک رَسائی کی کوئی صورت ہے، سلامتی کونسل میں شامل ویٹو پاوَر کے حامل یہ ملک، اسلامی ممالک کے بارے میں یک طرفہ فیصلے کرتے، اور انہیں مسلمانوں پر مسلّط کرتے ہیں، مسلمان ان فیصلوں کو دنیا کے کسی بھی عالمی فورم (World Forum) میں چیلنج نہیں کرسکتے، اور نہ ہی ان فیصلوں میں کوئی تبدیلی کرسکتے ہیں، عالمی سطح پر مسلمانوں کے سیاسی استحصال کی اس سے بڑی اَور کیا مثال ہوگی؟! دنیا پر نئے عالمی نظام (New World Order) کا نفاذ چاہنے والے دجّالی کارندے کبھی بھی اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے، کہ عالمی سطح پر مسلمانوں کو کسی بھی نَوعیت کی قانون سازی کے عمل کا حصہ بنایا جائے؛ کیونکہ وہ یہ بات خوب جانتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کو ایسی طاقت واختیار دیا گیا، تو وہ دَجّالی مشن کی تکمیل اور لادِینیت (Secularism) کے فروغ میں سب سے بڑی رکاوَٹ ثابت ہوں گے!۔

امریکہ اور یورپ میں مسلمانوں کی سیاسی صورتحال

میرے محترم بھائیو! امریکہ اور تمام یورپی ممالک میں بھی مسلمانوں کی سیاسی صورتحال کچھ خاص قابل ذکر نہیں، تمام تر جُمہوری دعووں کے باوُجود آج تک ریاستہائے متحدہ امریکہ (United States) یا کسی بھی یورپی ملک (European Country) کا صدر یا وزیرِاعظم کوئی مسلمان شخص منتخب نہیں کیا گیا، صرف اپنی جیت کو یقینی بنانے کے لیے مسلمانوں کے ایک دو نمائندوں کو مختلف سیاسی پارٹیاں ٹکٹ دے دیتی ہیں، اور پھر اپنی نام نہاد جُمہوریت کا خوب ڈھنڈورا پیٹتی ہیں۔ مسلمان فرانس کی کُل آبادی کا دس ۱۰ فیصد ہیں، یورپ میں آبادی کے اعتبار سے عیسائیت کے بعد دوسرا بڑا مذہب اسلام ہے، صرف فرانس میں ان کی تعداد پچاس ۵۰ لاکھ کے قریب ہے، اس کے باوُجود سیاسی اعتبار سے مسلمانوں کی کوئی باقاعدہ سیاسی جماعت یا فرانسیسی ایوان (French Parliament) میں نمائندگی نہیں![1]۔

مسلمانوں کو سیاسی عمل سے دُور رکھنے کے اوچھے ہتھکنڈے

جانِ برادر! دنیا بھر میں مسلمانوں کو سیاست سے دُور رکھنے کی مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں؛ تاکہ مسلم سیاسی قیادت نہ اُبھر سکے، اور وہ اپنے ہی مسائل میں اُلجھے رہیں، یہی وجہ ہے کہ کبھی ان میں تفرقہ بازی کو ہوا دی جاتی ہے، تو کبھی ان کی قائدانہ صلاحیتوں پر سوال اٹھائے جاتے ہیں، کبھی انہیں تنگ نظر قرار دیا جاتا ہے تو کبھی قدامت پرست ہونے کا اِلزام لگایا جاتا ہے، کبھی ان کی دیانتداری کو مشکوک بنایا جاتا ہے، تو کبھی دجّالی میڈیا کے ذریعے کردارکشی کی مذموم کوشش کی جاتی ہے، اور اگر

---

(1) https://www.bbc.com/urdu/regional/story/2005/11/printable/051113_analysis_frace

ان کے ہاتھ کچھ نہ لگے، تو "عورت مارچ" اور کبھی فلم "زندگی تماشہ" جیسے متنازعہ مسائل (Controversial Issues) کو نمایاں (Highlight) کردیا جاتا ہے، اور اگر اس سے بھی مطلوبہ مقاصد پورے نہ ہوں، تو (معاذاللہ) مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے گستاخانہ خاکوں کی صورت میں ساری دنیا کے مسلمانوں کے سینے چھلنی کیے جاتے ہیں، دنیا بھر کے کروڑوں مسلمان بے بسی کی تصویر بنے اپنے اپنے ممالک میں احتجاج کرتے ہیں، اپنے حکمرانوں سے یورپی مصنوعات (European Products) کے بائیکاٹ کرنے (Boycott) اور سفیروں (Ambassadors) کی بے دخلی کا مُطالبہ کرتے ہیں، لیکن لادِینیت (Secularism) کے حامی یہ نام نہاد مسلم حکمران ٹس سے مَس نہیں ہوتے، سرکاری سطح پر احتجاج کرنے کے بجائے اپنے ہی بے گناہ لوگوں کو مارتے پیٹتے، تشدّد کا نشانہ بناتے، اور ان پر گولیاں چلاتے ہیں، اپنے ہی علماء کو ہتھکڑیاں لگا کر جیلوں میں قید کرتے ہیں، ان پر جھوٹے مقدّمات قائم کر کے انہیں کالعدم قرار دیتے ہیں، انہیں سیاسی عمل سے دُور کرتے ہیں، اور ان سب کاروائیوں کے پیچھے ان کا مقصودِ اصلی اپنے یورپی آقاؤں کی رضا و خوشنودی کا حُصول، اور دجّالی مشن سے اپنی وفاداری کا ثبوت ہوتا ہے!۔

پاکستان میں مذہبی سیاسی جماعتوں کو دَرپیش مشکلات

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! وطنِ عزیز پاکستان کو ہی لے لیجیے، یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا، ملکی آئین میں بھی اس کا نام "اسلامی جُمہوریہ پاکستان" (Islamic Republic of Pakistan) ہے، اور آئینِ پاکستان (Constitution of Pakistan) میں یہ بات بھی واضح طَور پر مذکور ہے کہ "ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو (قرآنِ پاک اور سنّتِ مصطفیٰ ﷺ کے) اَحکام

کے مُنافی ہو"[1]، اس کے باوُجود اسلام کے نام لیواؤں کے ساتھ اقلیتوں سے بھی بدتر سُلوک کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں، ملک کے مقتدَر حلقے، ایوان (Parliament)، سینیٹ (Senate)، عدالتِ عالیہ (Supreme Court)، اور ملکی ذرائعِ ابلاغ تقریبًا سب کے سب (ما سوائے چند ایک کے) لادِینیت (Secularism) کے حامی ہیں، اور ان کی پوری کوشش ہے کہ پاکستان کے قانون کو بھی سیکولر بنادیا جائے، جس کے لیے شیطانی منصوبہ بندی کے ذریعے آئے دن نئے نئے غیر شرعی قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ انہیں ملکی سیاست میں علمائے دین یا مذہبی رَہنماؤں کا عمل دخل ایک آنکھ نہیں بھاتا، وہ سیاست یا کسی اَور موضوع پر مبنی پروگراموں (Talk Shows) میں بیٹھ کر یہ بے بنیاد پروپیگنڈہ کرتے نہیں تھکتے، کہ مذہب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں، یہ مولوی حضرات مذہب کارڈ استعمال کرتے ہیں، لوگوں کے مذہبی جذبات سے کھیلتے ہیں، اپنی سیاست چمکانے اور دُنیاوی مال ودَولت بنانے کے لیے مذہب کو سیاست میں استعمال کرتے ہیں... وغیرہ وغیرہ۔

میرے محترم بھائیو! ان لادِینی سیاستدانوں اور صحافیوں کی باتوں میں ہرگز نہ آئیں، یہ بھی مسلمانوں کے حقیقی نمائندوں کے سیاسی استحصال ہی کی ایک صورت ہیں، لہذا یہود ونصاریٰ کی اس عالمی سازش کو سمجھنے کی کوشش کریں، اور اپنے برائے نام مسلمان حکمرانوں، سیاستدانوں اور صحافیوں سے دھوکا نہ کھائیں، ان کے پروپیگنڈہ میں نہ آئیں، خود کو تقویٰ وپرہیزگاری کے خودساختہ خول سے باہر نکالیں، کارِ سیاست میں بھرپور حصہ لیں، کہ یہ بھی ایک دینی فریضہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَقَدْ كَتَبْنَا

---

(۱) "آئینِ پاکستان" حصّہ ۹، اسلامی اَحکام، شق ۲۲۷۔(۱)، صــ۱۴۵۔

﴿فِی الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ﴾[1] "یقیناً ہم نے زَبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا، کہ اس زمین کے وارِث میرے نیک بندے ہوں گے!"، لہٰذا حضور نبیٔ کریم ﷺ کے دِین کو تخت پر لانے کے لیے اپنے علمائے دین، اور نیک لوگوں کا بھرپور ساتھ دیں، اہلِ سنّت کا ووٹ بینک (Vote Bank) تقسیم ہونے سے بچائیں، اَخلاقی اور مالی اعتبار سے صحیحُ العقیدہ مذہبی سیاسی جماعتوں کے ساتھ بھرپور تعاوُن کریں، اور انتخابات کے عمل میں انہیں منتخب کریں؛ تاکہ حضور ﷺ کی عزّت وناموس کی حفاظت کے لیے آپ سے پہلے آپ کے حکمران میدانِ عمل میں ہوں، ملکِ عزیز میں کوئی توہینِ رسالت، توہینِ اہلِ بیت، یا توہینِ صحابہ کی ناپاک جسارت نہ کر سکے، سرکاری سطح پر توہین کرنے والے کسی یورپی ملک کے سفیر کو نکالنے کے لیے آپ کو بیسیوں عاشقانِ رسول کی جانوں کا نذرانہ پیش نہ کرنا پڑے، مسلمانوں کو اَقوامِ عالَم کے سامنے شرمندگی ورُسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے، بلکہ ہمارا حکمران کوئی ایسا نیک اور عاشقِ رسول شخص ہو، جو دنیا بھر میں بسنے والے مسلمانوں کی ترجمانی کا فریضہ انجام دے سکے!۔

دعا

اے اللہ! مسلمانوں کو عالمی سطح پر سیاسی استحصال کا شکار ہونے سے بچا، ہمیں مذہبی سیاست کی اہمیت وضرورت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما، اس میں حصہ لے کر قوم کی رَہبری ورَہنمائی کرنے کی سوچ عطا فرما، موجودہ سیاست کی مُنافقت کا شکار ہونے سے بچا، علماء، مشایخ اور قابل صلاحیت مسلمانوں کی صورت میں ہمیں نیک

(۱) پ ۱۷، الأنبياء: ۱۰۵.

صالح اور شریعت کے پابند عادِل حکمران عطا فرما، ہمیں مذہب اور سیاست کے باہمی تعلّق کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما، دجّالی میڈیا کے پروپیگنڈہ کا شکار ہو کر اپنے علماء پر تنقید کرنے سے بچا، اور جو لوگ سیاست سے کنارہ کَش ہو کر بیٹھے ہیں، انہیں اس کے باعث ہونے والے نقصان سے آگاہی عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.